سُوْرَةُ النَّبَا

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی چالیس آیات اور دو رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۳۰ عمّ ۳۰/۱

الجزء الثلاثون ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱
عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲
الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳
كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴
ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶
وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷
وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸
وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹
وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰
وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱
وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲
وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳
وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴
لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝۱۵
وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝۱۶
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝۱۷
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
(یہ) لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں؟ (۱)
(کیا) بڑی خبر کی نسبت؟ (۲)
جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں (۳)
دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے (۴)
پھر دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے (۵)
کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ (۶)
اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہیں ٹھہرایا؟) (۷)
(بیشک بنایا) اور تم کو جوڑا جوڑا بھی پیدا کیا (۸)
اور نیند کو تمہارے لئے (موجب) آرام بنایا (۹)
اور رات کو پردہ مقرر کیا (۱۰)
اور دن کو معاش (کا وقت) قرار دیا (۱۱)
اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے (۱۲)
اور (آفتاب کا) روشن چراغ بنایا (۱۳)
اور نچڑتے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا (۱۴)
تاکہ اس سے اناج اور سبزہ پیدا کریں (۱۵)
اور گھنے گھنے باغ (۱۶)
بیشک فیصلے کا دن مقرر ہے (۱۷)
جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آ موجود ہو گے (۱۸)

THE TIDINGS
Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Whereof do they question one another
2. (It is) of the awful tidings,
3. Concerning which they are in disagreement.
4. Nay, but they will come to know!
5. Nay, again, but they will come to know!
6. Have We not made the earth an expanse,
7. And the high hills bulwarks?
8. And We have created you in pairs,
9. And have appointed your sleep for repose,
10. And have appointed the night as a cloak,
11. And have appointed the day for livelihood.
12. And We have built above you seven strong heavens,
13. And have appointed a dazzling lamp,
14. And have sent down from the rainy clouds abundant water,
15. Thereby to produce grain and plant,
16. And gardens of thick foliage.
17. Lo! the Day of Decision is a fixed time,—
18. A day when the trumpet is blown and ye come in multitudes,

وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ ﴿۱۹﴾	اور آسمان کھولا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے ﴿۱۹﴾	19. And the heaven is opened and becometh as gates
وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۭ ﴿۲۰﴾	اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے ﴿۲۰﴾	20. And the hills are set in motion and become as a mirage
اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ ﴿۲۱﴾	بے شک دوزخ گھات میں ہے ﴿۲۱﴾	21. Lo! hell lurketh in ambush,
لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۙ ﴿۲۲﴾	(یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے ﴿۲۲﴾	22. A home for the rebellious.
لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ ﴿۲۳﴾	اُس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے ﴿۲۳﴾	23. They will abide therein for ages.
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ ﴿۲۴﴾	وہاں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ (کچھ) پینا (نصیب ہوگا) ﴿۲۴﴾	24. Therein taste they neither coolness nor (any) drink
اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ ﴿۲۵﴾	مگر گرم پانی اور بہتی پیپ ﴿۲۵﴾	25. Save boiling water and a paralysing cold:
جَزَآءً وِّفَاقًا ۭ ﴿۲۶﴾	(یہ) بدلہ ہے پورا پورا ﴿۲۶﴾	26. Reward proportioned (to their evil deeds).
اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ ﴿۲۷﴾	یہ لوگ حساب (آخرت) کی امید ہی نہیں رکھتے تھے ﴿۲۷﴾	27. For lo! they looked not for a reckoning;
وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۭ ﴿۲۸﴾	اور ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے ﴿۲۸﴾	28. They called Our revelations false with strong denial.
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ ﴿۲۹﴾	اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾	29. Everything have We recorded in a Book.
ع فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۧ ﴿۳۰﴾	سو (اب) مزہ چکھو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے ﴿۳۰﴾	30. So taste of that which) ye have earned). No increase do We give you save of torment.

اسرار و معارف

کفار اس بات کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھلا قیامت کب ہو گی جس کے بارے میں اس قدر ڈرایا جا رہا ہے پھر اس میں مختلف رائے رکھتے ہیں کہ کوئی کہتا ہے جواب تک مر چکے ہیں ان کی ہو کیوں نہیں جاتی دوسرا کہتا ہے کچھ ہونے والا نہیں لیکن یاد رکھو یہ سب لوگ خوب جان لیں گے کہ جب واقع ہو گی تو سب کی غلط فہمیاں دُور ہو جائیں گی۔ جس قادر مطلق نے زمین میں بے شمار صلاحیتیں رکھ کر اسے تمہارے لیے آرام دہ اور زندگی کی تمام سہولیات مہیا کرنے والی بنا دیا جیسے بچھونا آرام فراہم کرتا ہے پھر اس پر پہاڑوں کو گاڑ دیا کہ معدنیات سے بھرپور اور وادیاں پھلوں سے لدی کھڑی ہیں جنگل اور جانور چوٹیوں پہ برف کتنی نعمتیں اس حوالے سے بنا دیں اور پھر جوڑے جوڑے بنائے کہ مرد اور خاتون مل کر زندگی کو خوبصورت رنگ دیں اور یوں بقائے نسل کا سبب بھی بنیں۔

نیند پھر نیند کو تمہارے دن بھر کی تھکان دُور کرنے کا سبب بنا دیا کہ بجائے خود ایک عجیب و غریب

نعمت ہے جس کے بعد آدمی تروتازہ اُٹھ کر پھر دن بھر کے کاموں کے لیے خود کو تیار پاتا ہے اس نعمت کو اس فراوانی سے تقسیم فرمایا کہ شاہ وگدا کو نواز دیا مگر جن سے یہ نعمت سلب ہو جاتی ہے اور خواب آور گولیوں سے بھی نیند نہیں آتی وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ پھر اس قادر مطلق نے رات بنادی جو ہر شئے کو چھپا کر نیند کے لیے ماحول فراہم کرتی ہے کہ تاریکی و خاموشی انسان و حیوان سب کے لیے سکون مہیا کرتی ہے اور پھر رات کے معقول اور انتہائی مناسب وقفے کے بعد دن بنا دیا کہ نیند بے شک نعمت ہے مگر حد سے بڑھ جائے تو زندگی معطل کر دے۔ لہٰذا نیند کا وقت مناسب اور معقول ہونا چاہیے کہ پھر دن نکال دیا جو کاروبار حیات کے لیے ضروری اور مناسب ماحول فراہم کرتا ہے۔

پھر تمہارے سروں پر یعنی دنیا کو سات مضبوط آسمانوں کی چھت عطا کی اور ان میں سورج کو روشن چراغ بنا دیا جس کے طلوع و غروب سے سارا نظام حیات چلتا ہے، بادل بنتے ہیں اور پھر پانی سے بھرے بادلوں کو برسایا کہ اناج اُگیں، سبزہ پیدا ہو اور باغ پھلوں سے لد جائیں۔

سُورج کی مثال

یہ سارا نظام اس خوش اسلوبی سے چلتا ہے کہ خدانخواستہ اگر زمین اور سُورج کے رشتے میں ذرہ برابر روزانہ فرق آ جائے تو نظام حیات تباہ ہو جائے اسی طرح نبی کریم ﷺ کو "شمسٌ مُنیرا" فرمایا کہ جس طرح زمین کا تعلق سُورج سے ہے دل کی زمین کا تعلق نبی ﷺ سے ہو پھر وہ اتنا مضبوط ہو، اتنی حدت و حرارت پائے کہ بادل بنیں اور برس کر دل کی کھیتی کو ثمرات سے بھر دیں یہی حال شیخ کا ہے پھر اگر اس میں تھوڑی بھی خرابی آنے لگے تو فوری توبہ اور علاج ضروری ہے ورنہ جہانِ دل اُجڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ سب نظام خود اس بات کا شاہد ہے کہ یوم حساب ہو اور یقیناً یوم حساب کا وقت طے شدہ ہے جب صُور پھونکا جائے گا تو لوگ فوج در فوج جمع ہونا شروع ہو جائینگے اپنے اپنے حال میں آسمان کھول دیئے جائیں گے اور بہت سے دروازے بن جائیں گے اور پہاڑ اڑا کر ذرّوں میں تبدیل کر دیئے جائیں گے تو یقیناً جہنم اور اس کے فرشتے تو حد سے گزرنے والوں کی تاک میں ہیں یعنی ان کا انتظار ہی کر رہے ہیں کہ انہوں نے نبی کی بتائی ہوئی حقوق و فرائض کی حدود سے تجاوز کیا اور ان پر عمل نہ کیا اب وہ دوزخ میں کئی حقبوں تک رہیں گے۔

حقبہ حقبہ ایک ایسی دراز مدّت ہے جو لاکھوں صدیوں پہ محیط ہو گی بعض حضرات کے نزدیک یہ وہ مسلمان ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اسلامی نظامِ حیات نہ اپنایا تو لاکھوں صدیاں دوزخ میں رہنے کے بعد کبھی انہیں چھٹکارا مل جائے گا کہ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے تم میں سے جو گناہوں کی پاداش میں جہنم میں ڈالا گیا وہ کئی حقبے اس میں رہنے کے بعد ہی نکالا جائے گا۔ اس لیے کہ بیشک حقبہ لاکھوں صدیوں کا ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق ایک حقبہ تقریباً دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال کا بنتا ہے تو بھی یہ مدّت ختم تو ہو گی جبکہ کافر کے لیے خلود یعنی ہمیشہ کا رہنا ہے اور بعض حضرات کا ارشاد ہے کہ یہ کفار ہی کے لیے ہے اور یہ بھی معیاد ختم نہ ہو گی بلکہ ایک حقبے کے بعد دوسرا شروع ہو جائیگا جہنم میں نہ تو ٹھنڈک کا یا آرام دہ موسم کا کوئی تصوّر ہو گا اور نہ کوئی شئے پینے کو ملے گی کہ آگ کی ٹھنڈک کا سامان کرے بلکہ پینے کو بھی انہیں ایسا کھولتا ہوا پانی ملے گا جو چہرے کی کھال اتار دے گا اور اندر جائے گا تو انتڑیوں کے ٹکڑے کر دے گا اور جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ دی جائے گی یعنی ان کے جرائم کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

جزاءِ اعمال کی قسم سے ہوتی ہے کہ جزاء از قسمِ اعمال ہو گی انہوں نے دین کا نظام چھوڑ کر کفر کی راہ اپنائی جو شئے بیشمار لوگوں کو جہنم میں لانے اور ان کے بدنوں کو دوزخ میں جلانے کا سبب بنی اب ان کا بدلہ یہی ہے کہ ان زخموں سے بہنے والا خون اور پیپ ان کی غذا بن جائے کہ انہیں حساب کتاب پر اور قیامت اور آخرت پر تو گمان بھی نہ گزرتا تھا اور میری آیات کو عقیدے اور عمل یعنی ضابطۂ حیات کے طور پر ماننے سے بالکل انکار کر دیا بلکہ ایسا انکار کیا جو اور لوگوں کو بھی اس رو میں بہا لے گیا جبکہ ہم نے تو ہر بات کا تحریری حساب رکھا ہے لہٰذا ان سے کہا جائے گا اب مزے کرو اور یہ امید رکھو کہ تم پر عذاب بڑھتا ہی جائے گا جیسے اگر تم دنیا میں رہتے تو برائی اور کفر میں بڑھتے ہی چلے جاتے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۳۱ تا ۴۰ عمّ ۳۰/۲

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾

بے شک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے ﴿٣١﴾

31. Lo! for the duteous is achievement—

حَدَآئِقَ وَاَعۡنَابًا ﴿٣٢﴾
وَّكَوَاعِبَ اَتۡرَابًا ﴿٣٣﴾
وَّكَاۡسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾
لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾
جَزَآءً مِّنۡ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾
رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا
الرَّحۡمٰنِ لَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾
يَوۡمَ يَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ
لَّا يَتَكَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ
وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾
ذٰلِكَ الۡيَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ
اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾
اِنَّاۤ اَنۡذَرۡنٰكُمۡ عَذَابًا قَرِيۡبًا ۖۚ يَّوۡمَ
يَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ يَدٰهُ وَيَقُوۡلُ
الۡكٰفِرُ يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾ ع

(یعنی) باغ اور انگور ﴿۳۲﴾
اور ہم عمر نوجوان عورتیں ﴿۳۳﴾
اور شراب کے چھلکتے ہوئے گلاس ﴿۳۴﴾
وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ (خرافات) ﴿۳۵﴾
یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ، انعام متعین ﴿۳۶﴾
وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے سب کا
مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا ﴿۳۷﴾
جس دن روح (الامین) اور (اور) فرشتے صف باندھ کر
کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدائے) رحمٰن
اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو ﴿۳۸﴾
یہ دن برحق ہے۔ پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے
پاس ٹھکانا بنالے ﴿۳۹﴾
ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنیوالا ہو آگاہ کر دیا ہے۔
جس دن ہر شخص ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے
دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا ﴿۴۰﴾

32. Gardens enclosed and vineyards,
33. And maidens for companions,
34. And a full cup.
35. There hear they never vain discourse, nor lying—
36. Requital from thy Lord —a gift in payment—
37. Lord of the heavens and the earth and (all) that is between them, the Beneficent; with Whom none can converse.
38. On the day when the angels and the Spirit stand arrayed, they speak not, saving him whom the Beneficent alloweth and who speaketh right.
39. That is the True Day. So whoso will should seek recourse unto his Lord.
40. Lo! We warn you of a doom at hand, a day whereon a man will look on that which his own hands have sent before, and the disbelievers will cry: "Woe! that I were dust!"

اسرار و معارف

بیشک اللہ کی خلوص سے اطاعت کرنے والوں کے لیے یوم حشر مرادیں پانے کا دن ہے کہ انگوروں کے خوشوں سے لدے باغوں میں داخل ہوں گے اور نوخیز ہم عمر بیبیاں ہونگی اور چھلکتے جام ہونگے

حور

حور جنت کی مخلوق ہے جو نوخیز عورت ہوگی ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اگر جنت کی حور اپنی ہتھیلی ظاہر کرے تو سورج ماند پڑ جائے مگر یاد رہے یہ نوخیز بیبیاں دنیا کی بیبیاں بھی ہونگی جو جنت میں داخل ہوں گی تب مرد اور عورت سب نوجوان کر دیئے جائیں گے اور ہمیشہ نوجوان رہیں گے اصل عزت و عظمت ان کو نصیب ہوگی جو دنیا میں آئیں اللہ اور اس کے نبی پر ایمان لائیں اور دنیا کی مشکلات دکھ درد سہہ کر اطاعت کا حق ادا کیا حوریں ان کی کنیزیں ہوں گی جو مردوں پہ حلال ہوں گی انہوں نے

دنیا میں مکلف زندگی نہیں گزاری لہٰذا وہ عورت کی عظمت کے مقابل نہ ہوں گی بلکہ خادمائیں ہوں گی۔

جنت میں نہ کوئی فضول بات کرے گا اور نہ غلط بات ہو گی بلکہ وہ تو پروردگار کی طرف سے اجرکی بات ہے جو اس کی عطا سے بے حساب بڑھا دیا جائے گا کہ وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور ساری مخلوق کا اس کی رحمت لامحدود ہے وہاں کسی کے بولنے کی گنجائش نہ رہے گی آتنا دے گا کہ زبانیں گنگ ہو جائینگی جس روز جبرئیل امین اور فرشتے حاضر بارگاہ ہو کر جس کے بارے حکم ہو گا اس کی بات اور اس کا حساب پیش کرتے جائیں گے اور بالکل درست پیش کریں گے یہ انصاف کا دن ہو گا لہٰذا لوگو اگر خواہش رکھتے ہو تو اپنے رب کی اطاعت کرلو ہم نے تو تمہیں اس انجام کی خبر کر دی کہ جب ہر کوئی اپنے کردار اور اس کے نتائج کو بچشم خود دیکھ لے گا اور جب حساب کتاب کے بعد جانور وغیرہ مٹی میں ملا دیئے جائیں گے تو کافر بھی حسرت بھرے لہجے میں کہے گا اے کاش! مجھے بھی مٹی کر دیا جاتا اور عذاب آخرت سے بچ جاتا لہٰذا اس حسرت سے بچنے کے لیے آج وہ طریق حیات اختیار کرو جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے۔